

عربی زبان میں اصول تفسیر قرآن پر علماء خیبر پختونخوا کی منتخب تصانیف کا ایک تجزیاتی مطالعہ

A Analysis of The Selected Books of Khyber Pakhtunkhwa's Scholars in Arabic Language on Usool e Tafseer

فضل احدⁱ ڈاکٹر جاس خانⁱⁱ

Abstract

The Holy Quran is the final source of Divine Guidance for humanity. Religious scholars have subjected the text of the Holy Quran to interpretations since its revelation. A number of books have been composed to explain the methods and principles to investigate and comprehend the message of the Holy Quran. The principles of Quranic hermeneutics is a constituent part of Uloom-ul-Quran (Quranic Sciences); in the Quranic Sciences, Pakhtoon scholars have made considerable accomplishments. This study focuses on eight Arabic books, dealing with the exegetical principles of the Quran. It provides the succinct biographies of the authors and critically examines their academic contribution. This brief evaluation suggests that Pakhtoon scholars have authored invaluable books which will continue to facilitate the comprehension of the Divine Message.

Keywords: Khyber Pakhtunkhwa, Scholars, Quranic Sciences, Biographies

تعارف

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی رشد و ہدایت کے لئے جو آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے ان میں سب سے آخری، ہر لحاظ سے مکمل، ہدایت کا سرچشمہ اور محفوظ کتاب قرآن پاک ہی ہے۔ انسانیت کی ہدایت کے لئے آخری پیغام کلام اللہ کی صورت میں خاتم النبیین حضرت محمدؐ پر نازل فرمایا تاکہ وہ اسے ان کے لئے کھول کر بیان فرمائے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ¹

"اور اے پیغمبر ہم نے تم پر بھی یہ قرآن اس لئے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے ان باتوں کی واضح تشریح کرو جو ان کے لئے اتاری گئی ہیں اور تاکہ وہ غور و فکر سے کام لیں۔"

i پی ایچ ڈی سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف ملائکہ

ii اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف ملائکہ

یہ عظیم کتاب الہی اللہ کی طرف سے بتدریج نازل ہوتا رہا اور تقریباً تیس، 23 سال کے عرصہ میں تکمیل تک پہنچا۔ تفسیر کا مادہ مفسر، ف، س، ر، سے ہے۔ اور یہ باب تفعیل سے مصدر ہے جس کے معنی ہیں ظاہر کرنا، بند چیز کو کھولنا، تشریح کرنا اور کسی عبارت کے مطلب کو واضح کرنا²۔

اصطلاح میں قرآن مجید کی تشریح و توضیح اور تفصیل کرنا مراد ہے۔ علامہ بدر الدین الزرکشی لکھتے ہیں:

التفسير علم يعرف به فهم كتاب الله المنزل على نبيه محمد وبيان معانيه واستخراج احكامه وحكمه³
 "تفسیر وہ علم ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اس کتاب کا فہم حاصل ہوتا ہے۔ جو اس کے نبی پر نازل ہوئی ہے جس کے ذریعے اس کے معانی کی وضاحت ہوتی ہے۔ اور جس کے ذریعے اس کے احکام اور حکمتیں معلوم کی جاتی ہیں۔"

اسی طرح علامہ زر قانی لکھتے ہیں:

والتفسير في الاصطلاح علم يبحث فيه عن القرآن الكريم من حيث دلالاته على مراد الله تعالى بقدر الطاقة البشرية⁴
 "تفسیر اصطلاح میں وہ علم ہے جس میں قرآن مجید کے بارے میں بحث کی جاتی ہے اس حیثیت سے کہ یہ بشری طاقت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی مراد پر دلالت کرتا ہے۔"

تفسیر کا آغاز سب سے پہلے عہد رسالت میں ہوا۔ نبی کریم قرآن عظیم کے اول شارح، مفسر اور ترجمان تھے۔ جب بھی قرآن مجید نازل ہوتا تو آپ اس کی تفسیر و توضیح فرماتے۔

قرآن مجید کی تفسیر اور توضیح کے لئے علماء مفسرین نے جو قواعد و ضوابط مقرر کئے ہیں انہیں اصول تفسیر کہا جاتا ہے⁵۔ پس یہ وہ علم ہے جس کے ذریعے ہم قرآن پاک کی تفسیر اور تشریح آسانی کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ قرآن مجید دوسرے علوم و فنون کی طرح اس فن میں بھی اپنی مثال آپ ہے۔ اس لئے علماء کرام نے اس فن کی طرف خصوصی توجہ دی۔ جن علماء نے اسی سلسلہ میں کتابیں لکھیں ان میں سے چند کے اسمائے گرامی پیش کئے جاتے ہیں۔ مقدمہ فی اصول التفسیر از علامہ ابن تیمیہؒ الفوز الکبیر فی اصول تفسیر، از شاہ ولی اللہ الاکسیر فی اصول تفسیر، از علامہ نواب صدیق حسن خان قنوجیؒ التحریر فی اصول تفسیر مولانا محمد مالک کاندہلویؒ اور مرآۃ تفسیر فی اصول تفسیر از مولانا عبد المنان نور پوریؒ ان کتب اصول تفسیر کے علاوہ علماء کرام نے کتب علوم القرآن میں بھی اصول تفسیر پر تفصیلی مباحث ذکر کئے ہیں۔ جیسے البرہان فی علوم القرآن از علامہ بدر الدین زرکشیؒ، الاقان فی علوم القرآن از علامہ جلال الدین السيوطیؒ، التبیان فی علوم القرآن از محمد علی الصابونیؒ، المناہل العرفان فی علوم القرآن از محمد عبد العليم الزر قانیؒ، علوم القرآن از علامہ شمس الحق افغانیؒ اور علوم القرآن از مفتی محمد تقی عثمانیؒ۔ علم اصول تفسیر قرآن پر مذکور علماء نے اپنی اپنی منہج و اسلوب کے مطابق تصنیفی کاوشیں کی ہیں۔ تاہم ان میں سے بعض کتب فارسی، اردو اور پشتو زبان میں بھی ہیں۔ ان علماء

کے علاوہ پاکستان کے صوبہ خیر پختونخوا سے تعلق رکھنے والے علماء جنہوں نے عربی زبان میں اصول تفسیر القرآن پر جو تصنیفی کام کیا ہیں ان کے مناجع واسلوب کا ایک تجزیاتی مطالعہ پیش خدمت ہے۔

عربی زبان میں علم اصول تفسیر اور علماء خیر پختونخوا کی تصنیفی کاوشیں

1. العرفان من اصول التفسیر القرآن از مولانا محمد طاہرؒ

مصنف کا تعارف

آپ کا نام مولانا محمد طاہر بن غلام نبی بن آصف خان ہیں۔ آپ 1334ھ/1916ء کو پنج پیر ضلع صوابی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی علوم علاقائی علماء سے حاصل کی۔ 1933ء میں ہندوستان کے مشہور دینی مدرسہ دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا حسین علیؒ، مولانا اعجاز علیؒ، مولانا عبید اللہ سندھیؒ اور مولانا نصیر الدین غور غوثیؒ جبکہ تلامذہ میں مولانا عبدالسلام الرستمیؒ، مولانا محمد افضل خان شاپوریؒ، مولانا عبد الجبار باجوڑیؒ، مولانا غلام حبیب ہزارویؒ اور مولانا ولی اللہ کابگرامیؒ مشہور ہیں۔ آپ نے کئی کتب لکھی جن میں نیل السائرین فی طبقات المفسرین سبط الدرر، ضیاء النور، النشاط فی حلیۃ الاسقاط، العرفان من اصول القرآن اور تفسیر مرشد الحیران شامل ہیں۔ آپ نے 1987ء میں وفات پائی⁶۔

کتاب کا جائزہ

العرفان من اصول التفسیر القرآن، پیش نظر نسخہ دو سو پانچ (205) صفحات پر مشتمل ہیں۔ مکتبۃ الیمان دار القرآن پنج پیر ضلع صوابی نے 1433ھ/2012ء میں شائع کیا ہے۔ مصنفؒ مقدمہ میں فن اصول تفسیر کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ان لفہم القرآن قواعد وضوابط نسیمیہا باصول القرآن⁷

"بے شک قرآن پاک کے سمجھنے کے لئے کچھ قواعد اور اصول وضوابط مقرر ہیں اور اسے اصول تفسیر القرآن کہا جاتا ہے۔"

ان اصول تفسیر کی تشریح و توضیح کے لئے آپؒ نے سو (100) فصول قائم کئے ہیں۔ پوری کتاب میں ابواب بندی نہیں ہے بلکہ اصول تفسیر کے ہر اہم موضوع پر مستقل فصل کو قائم کر کے ان موضوعات کی اہمیت واضح کی ہیں۔ فصل اول کو آپؒ نے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے "فصل فی بیان اسماء القرآن العظیم" یہاں پر آپؒ نے قرآن کریم کی وہ اسماء ذکر کئے ہیں جو خود قرآن میں وارد ہے۔ تاہم ان میں سے اکثر اسماء صفتی ہیں جیسے النور: وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا⁸ اسی طرح صراط مستقیم وان

هذا صراطی مستقیماً⁹ مصنف نے اسماء القرآن فی القرآن کی تعداد پچپن 55 ذکر کئے ہیں، اور ہر ایک نام کو آپؐ نے قرآنی دلیل سے ثابت کیا ہے¹⁰۔

موجودہ ترتیب قرآن کا توفیقی ہونا

آج کل قرآن کریم کی جو ترتیب مصحفی کا انداز ہے اس کو آپؐ نے توفیقی کہا ہے¹¹۔ یہ ترتیب جو سورۃ الفاتحہ، البقرہ، آل عمران اور آخر میں سورۃ الناس تک، یہ کوئی اجتہادی کاوش نہیں ہے۔ اور اس پر آپؐ نے اجماع امت کو دلیل میں پیش کیا ہے¹²۔

سورتوں کے مکی اور مدنی ہونے کی توضیح

مصنفؒ نے مکی اور مدنی سورتوں کی وضاحت بیان کرتے ہوئے کئی اقوال ذکر کر کے اس قول کو رائج کہا ہے کہ وہ سورت جو ہجرت مدینہ سے پہلے نازل ہوئی ہو اسے مکی اور جو ہجرت کے بعد نازل ہوئی ہو اس کو مدنی کہتے ہیں۔ چاہے مکہ میں نازل ہوئی ہو یا مدینہ میں یا ان کے علاوہ دوسری شہروں میں اس کا نزول واقع ہوئی ہو۔ اس کے بعد آپؐ مکی سورتوں کی تعداد کے متعلق لکھتے ہیں:

اما سور المکیة فست وثمانون¹³ یعنی مکی سورتوں کی تعداد 86 ہے۔ اور مدنی سورتوں کے متعلق لکھتے ہیں: اما السور المدنیة فثمانیة وعشرون پس مدنی سورتوں کی تعداد 28 ہیں¹³۔

تفسیر القرآن بالقرآن کو ترجیح

مصنفؒ کا رجحان زیادہ تر تفسیر القرآن بالقرآن کی طرف ہے۔ اس لئے مضامین قرآن کے حوالے سے لکھتے ہیں:

اعلم ان فی السور المکیة التوحید والرسالة واثبات الاخرة وصداقة القرآن واصول المشرکین والناظرات وفي السورة المدنیة الجهاد والانفاق¹⁴

"جان لیجے کہ مکی سورتوں میں توحید، رسالت، آخرت، رسول ﷺ کی صداقت، اور مشرکین کی مخالفت جبکہ مدنی سورتوں میں جہاد فی سبیل اللہ اور انفاق شرعی جیسے بنیادی مضامین شامل ہیں۔"

مناسبات الايات والسور

مصنفؒ نے ربط و مناسبت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے دیگر مفسرین علماء نے اس موضوع پر جو تصنیفی کاوشیں کئے ہیں ان کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ جیسے امام زرکشیؒ کی البرہان، برہان الدین البقاعی کی نظم الدرر فی تناسب الايات والسور، امام سیوطیؒ کی تناسق الدرر اور شیخ محمد امیر سرگودھویؒ کی الدرر المنشورات فی ربط السور والایات¹⁵۔

بیان الوجہ والنظائر فی القرآن

مصنفؒ وجہ اور نظائر کی توضیح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قرآن میں اکثر ایک لفظ کئی مقامات میں مختلف معانی میں آیا ہے۔ علماء بلاغت ایسے لفظ کو مشترک کہتے ہیں۔ تاہم علوم القرآن کی اصطلاح میں اسے نظائر کہتے ہیں۔ بعض الفاظ ایسے ہیں جو متعدد مقامات پر بعینہ مستعمل ہوتے ہیں اور ہر جگہ ان سے ایک ہی معنی مراد ہیں۔ ان کو وجہ کہتے ہیں۔ پس وجہ و نظائر کی واقفیت فہم معانی قرآن کے لئے نہایت ضروری ہے تاکہ معنی سمجھنے میں اشتباہ نہ ہو" 16۔

طریقۃ التفسیر

مصنفؒ نے اہل سنت والجماعت کی تفسیری منہج کو ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلے تفسیر القرآن بالقرآن پھر تفسیر القرآن بالحدیث، اس کے بعد تفسیر القرآن بالا قوال صحابہ، تفسیر القرآن باقوال التابعین اور آخر میں تفسیر القرآن ببلغۃ العربیۃ کو بالترتیب ضروری قرار دیا ہے 17۔

مفسر سے غلطی سرزد ہونے کے اسباب پر بحث

آپؐ نے تفسیر میں راہ راست سے انحراف کے تین وجوہات ذکر کئے ہیں ان میں سے پہلے سبب عربی زبان و ادب سے ناواقفیت ہے۔ دوسرا سبب تاویل باطل اور تیسرا سبب صوفیا اور دیگر غیر محققین کی آرا سے متاثر ہونا 18۔

طبقات المفسرین کا تذکرہ

مصنفؒ نے طبقات المفسرین پر بحث کرتے ہوئے اپنی دور تک چودہ طبقات شمار کئے ہیں۔ جیسے طبقہ اول نبی کریم ﷺ، خلفاء راشدین، عبداللہ ابن مسعودؓ، ابی بن کعب، ابو موسیٰ اشعریؓ، زید بن ثابت، ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین۔ دوسرا طبقہ تابعین اسی طرح دیگر طبقات پر بحث کرنے کے بعد آخری طبقہ یعنی چہار دہم کے مفسرین کو ذکر کرتے ہوئے مولانا نواب صدیق حسن خان القنوجی، شیخ طنطاوی، علامہ شبیر احمد عثمانی، مولانا محمود الحسنؒ، مولانا عبید اللہ سندھیؒ، مولانا شرف علی تھانویؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ اور سب سے آخر میں اپنی حالات کو ذکر کئے ہیں 19۔

کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کتاب کا اردو ترجمہ اور اس پر تحقیق 1436ھ/2015ء میں ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف صاحب نے کیا ہے۔ اس لئے اصل کتاب کی غلطیاں اور علمی تسامحات کی نشاندہی ہو گئی ہیں۔

2. البضاعة المزجاة از مولانا لطافت الرحمن سواتی

مصنف کا تعارف

آپ کا نام مولانا قاضی لطافت الرحمن بن مولانا فضل مولاً ہیں۔ 1924ء کو ضلع سوات کے علاقہ مٹہ، رونیال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی علوم ضلع سوات کے مولانا مفتاح الدین جورہ قاضی عبدالکریم اور اپنے والد صاحب مولانا فضل مولیٰ سے حاصل کر کے بعد میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور وہاں چھ سال گزار کر سند فراغت حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا حسین احمد مدنی مولانا اعجاز علی اور مولانا شمس الحق افغانی مشہور ہیں۔ آپ نے کئی کتب تصنیف کئے جن میں اشرف المقاتل فی مسئلہ رویۃ الہلال، اصلاح الرسوم اور البضاعة المزجاة مشہور ہیں۔ آپ نے 1423ھ/2002ء کو وفات پائی²⁰

کتاب کا جائزہ

ایک جامع مقدمہ اور کتاب کے متعلق تمہیدی کلمات

مصنف نے اپنی اس کتاب کے آغاز میں ایک مختصر مقدمہ لکھ کر اس میں قرآن مجید کی فضیلت، علوم القرآن کی اہمیت اور علم اصول تفسیر سے آگاہی پر زور دیا ہے۔ یہ کتاب دو سو چالیس صفحات پر مشتمل ہے۔ منظور عام پریس پشاور نے 1392ھ/1972ء میں پہلی بار شائع کیا ہے۔

فہم قرآن میں مشکلات کے اسباب اور ان کا حل

آپ لکھتے ہیں:

"غریب الفاظ کی عدم معرفت، نسخ اور منسوخ آیات سے بے خبری، اسباب نزول سے ناواقفیت، حذف و مضاف، ابدال، تقدیم و تاخیر اور بعید امر سے تعلق جیسے امور کو نہ جاننا قرآن فہمی میں بڑی رکاوٹ ہے۔ اسی طرح تلاوت قرآن سے قبل آداب القرآن پر عمل نہ کرنا بھی موانع فہم القرآن میں شامل ہیں۔"

اسباب نزول پر بحث

مصنف لکھتے ہیں:

"قرآن مجید میں متعدد آیات ایسے ہیں جن کا نزول کسی خاص واقعے یا کسی خاص سوال کے پیش نظر میں ہوا تھا اور جب تک وہ خاص واقعہ ذہن میں نہ ہو تو صرف عربیت کے قواعد یا دیگر ذرائع سے ان آیات کا درست مفہوم سمجھ میں نہیں آسکتا۔ اس لئے سبب نزول کا جاننا آیت اور سورتوں کے فہم میں مدد دیتا ہے اور سبب کے علم سے سبب کا علم حاصل ہوتا ہے۔"

رابطہ السور والایات

سورتوں اور آیات کے درمیان ربط و مناسبت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں: قرآن مجید کے سمجھنے کے لئے علم تفسیر کے مبادی یا اصول تفسیر کی معرفت حاصل کرنا بہت ضروری ہے اور ان اصول میں سے ربط و مناسبت فہم قرآن کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ربط اور مناسبت کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید ایک مربوط و منظم کلام ہے جس کی ہر سورۃ کا دوسری سورۃ سے اور ہر آیت کا دوسری آیت سے اور قرآن پاک کے ابتداء کا قرآن کے انتہاء سے گہرا ربط و تعلق ہے۔

محکم اور متشابہ کا بیان

مصنف لکھتے ہیں:

"محکم اس کلام کو کہتے ہیں جس سے اہل زبان صرف وہی مخصوص معنی سمجھ سکے جس معنی کے لئے وہ کہا گیا ہے۔ جبکہ متشابہ اس کلام کو کہتے ہیں جس کے دو معانی ہو سکتے ہوں۔ اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ جملے میں کسی ضمیر کے دو مرجع ہو سکتے ہوں۔ یا جب بھی کلام میں کوئی لفظ ذو معنی ہو جیسے: **أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ** "تم نے چھوا عورتوں کو۔ یہاں پر ملامتہ کے معنی چھونے کے علاوہ جماع کرنے کے بھی ہے۔ بعض اوقات اشتباہ اس وجہ سے بھی ہوتا ہے جب کلام کے دو لفظوں پر جو قریب و بعید ہوں، عطف کا احتمال ہو جیسے: **وَأَمْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ وَأَنْجِلْكُمْ** "اور تم مسح کرو اپنے سروں کا، اور اپنے پاؤں کا۔ اگر ار جمل مفعولی حالت میں ہے تو اس کا تعلق **فَاغْتَسِلُوا** "سے ہے اور اگر **أَنْجِلْكُمْ** لام مکسور ہے تو **وَأَمْسَحُوا** سے متصل ہے۔ اس لئے محکمات اور متشابہات سے آگاہی ضروری ہے۔ مصنف نے محکمات کی پیروی اور متشابہات کی ضرورت اور حکمت پر روشنی ڈالی ہے۔ لکھتے ہیں: متشابہات کے ذریعے بندوں کو امتحان و آزمائش میں ڈالا گیا ہے کہ وہ اس پر توقف کرتے ہوئے اپنے تصور فہم کا اعتراف کریں اور ان کا علم اللہ کے سپرد کر دیں اور تلاوت کے لحاظ سے ان کی قراءت کو اسی طرح عبادت سمجھیں جس طرح منسوخ آیات کی تلاوت کو عبادت سمجھتے ہیں۔ اسی طرح متشابہات کے ذریعے اللہ نے بندوں پر قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کی حجت قائم کی ہے۔ کیونکہ اہل عرب اپنی زبان دانی اور فصاحت و بلاغت کے دعویٰ کے باوجود متشابہات سے واقفیت رکھنے میں عاجز رہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ خصوصیت صرف کلام الہی میں ہی ممکن ہے جس سے ان کے عقول کو ان کے فہم و ادراک سے عاجز کر دیا ہے۔"

طبقات المفسرین پر بحث

طبقہ اول، نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام سے شروع کر کے دس طبقات تک مشہور مفسرین کی مختصر مگر جامع مباحث ذکر کئے ہیں۔ اسی طرح ہر طبقہ کے مقبول اور غیر مقبول تفاسیر کی نشاندہی بھی ذکر ہیں۔ اسی طرح آپؐ نے ہر طبقہ کے مفسرین کی اسالیب اور رجحانات کو بھی زیر بحث لایا ہے، تاکہ ہر مفسر کا تفسیری رجحان معلوم ہو سکے۔

3. اصول تفسیر القرآن العظیم بلسان العربی السبین، مخطوطہ، از مولانا محمد عنایت الرحمن

مصنف کا تعارف

آپ کا نام مولانا محمد عنایت الرحمن بن مولانا محمد جان ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں ضلع سوات کے علاقہ برہ بانڈی میں 1931ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنی والد اور چچا سے حاصل کیا۔ باضابطہ دینی علوم مولانا خان بہادر مار تو گئی، مولانا حمد اللہ جان ڈاگئی، مولانا محمد ادریس کاندہلوی، مولانا احمد علی لاہوری، مولانا محمد نذیر چکسیری، مولانا غلام اللہ خان راولپنڈی اور مولانا محمد طاہر پنج پیری سے حاصل کئے۔ آپ کے تلامذہ میں ڈاکٹر شمس الحق حنیف، شیخ القرآن والحديث مولانا عبد الجبار باجوڑی، مولانا صفی اللہ، شیخ الحديث مولانا نصیر احمد جامعہ رحمانیہ درگئی اور مولانا حکیم اللہ (الہ ڈھنڈ) مشہور ہیں۔ آپ ایک کامیاب مدرس، مناظر اور عبقری شخصیت تھے۔ متحدہ مجلس عمل کی جانب سے الیکشن میں حصہ لیکر قومی اسمبلی کے ممبر بنے درس و تدریس کے علاوہ اپنی بساط کے مطابق سیاسی میدان میں بھی دین کی خدمت کرتے رہے۔ آپ نے تصنیف و تالیف پر زیادہ توجہ نہیں دی تاہم بعض تلامذہ نے آپ سے سماع کر کے تقاریر محفوظ کی ہیں ان میں سے اصول تفسیر بھی ہے جو ضلع ملاکنڈ حلقہ الہ ڈھنڈ ڈھیری کے مولانا حکیم اللہ بن مولانا عبد المالك نے 1970ء میں آپ سے قلمی تقریر لکھ کر محفوظ کیا ہے۔ یہ کتاب ایک سو تیس صفحات پر مشتمل ہے اور مولانا حکیم اللہ صاحب کے ساتھ موجود ہے۔ محقق نے مولانا موصوف سے وصول کر کے اس سے فوٹو کاپی نکالی اور اس سے مولانا محمد عنایت الرحمن کی اصول تفسیر کے منہج معلوم کرنے کی کوشش کی۔

کتاب کا جائزہ

یہ کتاب ایک سو تیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اصول تفسیر کے اہم موضوعات کا مجموعہ ہیں۔ اس کتاب کے اہم عنوانات اور اسلوب کچھ اس طرح ہے۔

اسماء القرآن فی القرآن کا تذکرہ

مصنف نے قرآن مجید کے اسماء پر بحث کرتے ہوئے قرآن ہی سے پچپن ناموں کو پیش کئے ہیں۔ مثلاً الفرقان، جبل اللہ، النور، کلام اللہ، التبیان، البصائر وغیرہ ان اسماء کی کثرت کو آپ نے قرآن مجید کی شرافت اور عظمت پر دلیل قرار دیا ہے۔

موضوع القرآن الکریم

آپؐ کے نزدیک قرآن پاک میں تدبر کرنے کے بعد اس عظیم الشان کتاب کا موضوع توحید باری تعالیٰ ہے۔ اس لئے ہر نبی اور رسول نے اس کی طرف دعوت دی۔ اس لئے مصنف لکھتے ہیں:

فاقول ان موضوع القرآن انما هو التوحید

معرفت مکی ومدنی

مدنی اور مکی ہونے کے متعلق آپؐ نے تفصیل کرتے ہوئے اس قول کو رائج کہا ہے کہ وہ سورۃ یا ایت جو ہجرت مدینہ سے قبل نازل ہوئی ہو اسے مکی اور وہ سورۃ جو ہجرت کے بعد نازل ہوئی ہو مدنی کہلاتا ہے۔ اگرچہ وہ طائف یا کسی اور مقام میں نازل ہوئی ہو۔ علوم القرآن میں یہ موضوع خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس سے ہمیں احکام کے فرض ہونے کی تاریخ کا علم ہوتا ہے جو نسخ و منسوخ کے علم میں مدد و معاون ہے۔

محکمات اور تشابہات پر بحث

محکم و تشابہ آیات کی یقین و تفہیم کا مسئلہ قرآن مجید کے اہم اور مشکل مسائل میں سے ہے اور ان میں باہمی فرق کو مد نظر رکھے بغیر نہ صرف یہ کہ قرآنیات کا سمجھ ممکن نہیں بلکہ قرآن مجید ان لوگوں کو گمراہ قرار دیتا ہے جو ان آیات میں موجود فرق کو نظر انداز کرتے ہیں۔ آپؐ کے نزدیک محکم کا عام مفہوم تو یہی ہے کہ جو آیات اپنی مراد سے واضح اور صریح ہوں وہ محکم ہیں اور خاص اصطلاح میں محکم منسوخ کے مقابلہ میں بھی بولا جاتا ہے پس قرآنی آیات جو منسوخ نہیں ہیں وہ خاص مفہوم کے مطابق محکم کہلائیں گے۔ اسی طرح خاص مفہوم کے مطابق منسوخ شدہ آیات تشابہ ہونگے اسی طرح عام مفہوم کے مطابق وہ آیات تشابہ قرار پائیں گی جن کے مفہوم میں کسی قسم کا خفاء ہو اور وہ تاویل کی محتاج ہوں۔

نسخ اور منسوخ کی معرفت

نسخ اور منسوخ پر بحث کرتے ہوئے اس کے لغوی اور اصطلاحی توضیح کے بعد جمہور علماء کا اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ نزول وحی کے دور میں احکام و آیات میں تنسیخ و تبدیل عقل و نقل دونوں اعتبار سے جائز ہے۔ نسخ کا یہ جواز قرآنی نصوص سے ثابت ہے اور یہ کوئی عیب اور نقص بھی نہیں ہے کیونکہ بعض مرتبہ اللہ تعالیٰ کسی زمانے کے حالات کے مناسب ایک شرعی حکم نافذ کرتا ہے پھر بعد میں اپنی حکمت کے پیش نظر اس سے پہلے حکم کو منسوخ کر کے اس کی جگہ کوئی نیا حکم لاتا ہے۔

اسباب نزول کی توضیح

مصنف نے قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کے سبب نزول کے متعلق لکھا ہے کہ کتاب اللہ میں متعدد آیات ایسے ہیں جن کا نزول کسی خاص واقعہ یا خاص سوال ذہن میں نہ ہو تو صرف عربیت کے قواعد و ضوابط کے مطابقت لفظی ترجمے سے ان آیات کا صحیح مفہوم سمجھ میں نہیں آسکتا۔ اس لئے قرآن فہمی کے لئے اسباب نزول سے آگاہی ضروری ہے۔

تفسیر کا اسلوب

اہل سنت والجماعت کے نزدیک قرآن مجید کی تفسیر کے کئی مراتب ہیں، جو مقبول اور متداول ہے مثلاً تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالا حدیث النبویہ، تفسیر القرآن بالا قول الصحابہ، تفسیر القرآن بالتابعین، تفسیر القرآن بالا قول التابعین اور تفسیر القرآن بالغۃ العربیہ۔ ضرورت کے وقت ان تمام طرق کے ذریعے کتاب اللہ سے فوائد حاصل کرنا مفید ہے۔

4. اصول القرآن و مبادیہ از مولانا محمد حسن جان المدنی

مصنف کا تعارف

آپ مولانا محمد حسن جان بن مولانا محمد علی اکبر جانؒ ہے 1357ھ/1938ء کو صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع چارسدہ کے مقام پڑانگ میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں قرآن کریم کو ناظرہ سے ختم کیا۔ ابتدائی دینی کتب اپنے والد محترم اور دیگر مقامی علماء سے حاصل کی۔ موقوف علیہ کے بعد دورہ حدیث کے لئے جامعہ اشرفیہ لاہور گئے۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، مولانا محمد رسول خان ہزارویؒ، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، شیخ محمد ناصر الدین البانیؒ، شیخ محمد امین شنقیطیؒ اور مسجد نبوی ﷺ کے امام و خطیب شیخ عطیہ محمد سالم شامل ہیں۔ آپ نے کئی کتب تصنیف کئے جن میں انظم الاقتصادیہ فی الدولۃ الاسلامیہ، احسن النجفی مبادی علم الاثر، مقدمہ علوم القرآن اور سفر نامہ بلاد عرب مشہور ہیں۔ آپ نے 14 ستمبر 2007ء کو وفات پائی²¹۔

کتاب کا جائزہ

یہ کتاب قرآن کریم کی اصول تفسیر کے بنیادی اور اہم عنوانات کا مجموعہ ہے۔ مولانا مرحوم اپنی علمی عظمت و کمال کے اعتبار سے اس صدی کی چند نابغہ روزگار ہستیوں میں شمار کئے جانے کے لائق ہیں۔ آپ کے علم میں وسعت بھی تھی اور گہرائی بھی، ان کی ذات کا سب سے بڑا امتیاز علمی اعتبار سے جامعیت اور ہمہ گیریت ہے۔ وہ بیک وقت ایک فقیہ اور اسلام

کے اصول و قانون کے رمز شناس بھی تھے اور قرآنیات و اصول تفسیر پر عمیق نظر بھی رکھتے تھے۔ آپؒ ہر سال اپنی دارالعلوم جامعہ امداد العلوم پشاور میں شعبان اور رمضان میں دورہ تفسیر القرآن پڑھاتے تھے۔ خیر پختونخوا کے اکثر علماء اور طلباء اس سے مستفید ہو رہے تھے۔

مقدمہ میں اصول القرآن کی تلخیص

یہ کتاب ایک مقدمہ اور اصول تفسیر کے اہم مباحث پر مشتمل ہیں۔ مصنفؒ نے مقدمہ میں اس کتاب کی تلخیص پیش کی ہے²²۔

تفسیر و تاویل کی تحقیق

قرآن کے لغوی اور اصطلاحی وضاحت کے بعد تفسیر اور تاویل پر بحث ذکر کرتے ہوئے ان کے درمیان موافقت اور بعض مقامات میں فرق بھی ثابت کیا ہے۔ آپؒ لکھتے ہیں: تفسیر باب تفعیل سے ہے اور اس کا مطلب ہے کشف و بیان اور اصطلاح میں یہ وہ علم ہے جس میں کتاب اللہ سے بحث کی جاتی ہے۔ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا مراد منکشف ہوتا ہے۔ جبکہ تاویل سے مراد رجوع کرنا اور کلام کا پھیرنا ہے۔ ظاہر سے ایسی احتمال کی طرف جو کتاب اللہ اور سنت رسول کی مخالف نہ ہو²³۔

اسباب نزول کی اہمیت اور منکرین حدیث پر تنقید

آپؒ نے مسئلہ اسباب نزول کی وضاحت کرتے ہوئے سبب نزول سے آگاہی کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ضمن میں آپؒ نے فرقہ منکرین حدیث پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ منکرین حدیث حقیقت میں منکرین قرآن بھی ہے۔ اس لئے کہ سبب نزول اور شان نزول کی معرفت احادیث ہی سے معلوم ہوتی ہے۔ اور جو حدیث کو نہیں مانتے تو شان نزول کو کس طرح تسلیم کریں گے²⁴۔

علم ناسخ اور منسوخ سے آگاہی

ناسخ اور منسوخ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اہل سنت کے نزدیک نسخ فی القرآن اور نسخ فی الحدیث ثابت ہے۔ تاہم یہ ہر کس و ناکس کا کام نہیں بلکہ ماہرین شریعت اور اس فن کے جید علماء سے رجوع کرنا لازم ہیں²⁵۔"

معرفۃ الوجوہ والنظائر اور دیگر قرآنی مباحث

آپؒ نے معرفۃ الوجوہ والنظائر، حقیقت و مجاز، تعریض، امثال القرآن، اور مبہمات و غرائب القرآن پر علمی

مباحث کو ذکر کرتے ہوئے ان موضوعات پر کامل دسترس کو مفسر کے لئے ضروری اور قرآن فہمی کے لئے اہم قرار دیا ہے۔

طبقات المفسرین کا تذکرہ

مصنفؒ نے مفسرین کی تاریخ ذکر کرتے ہوئے طبقہ اول سے شروع کر کے اپنے دور تک چودہ طبقات شمار کئے ہیں۔ اس کے علاوہ آپؒ نے مقبول اور غیر مقبول تفاسیر کی خصوصیات اور مناجح بھی ذکر کیا ہیں²⁶۔

5. افضل البیان فی اصول التفسیر القرآن از مولانا فضل الرحمن میدائی

مصنف کا تعارف

آپ کا نام مولانا فضل الرحمن بن مولانا عبدالرازقؒ ہیں۔ 1939ء میں ضلع دیر علاقہ میدان کوٹلی گاؤں پڑی کس میں پیدا ہوئے۔ ابتدائے دینی کتب اپنی والد محترم سے پڑھی۔ دیگر اساتذہ میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، مفتی محمد یوسف بونیریؒ، مولانا عبدالغفور اور مولانا محمد فیاض دیرویؒ شامل ہیں۔ آپ نے دارالعلوم سرحد پشاور، جامعہ امداد العلوم پشاور اور اس کے بعد 1987ء سے تاحیات جامعہ علوم القرآن والسنة نمک منڈی پشاور میں شیخ الحدیث اور شیخ التفسیر خدمات سرانجام دی۔ آپ اس جامعہ کے متہم تھے۔ یکم ذی الحجہ 1433ھ بمطابق 2012ء کو آپؒ نے وفات پائی²⁷۔

کتاب کا جائزہ

افضل البیان فی اصول التفسیر القرآن دو سو ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن 1967ء کا ہے، پریس اور مکتبہ معلوم نہیں ہے۔ دوسرا ایڈیشن 2017ء کا ہے، جامعہ علوم القرآن والسنة نمک منڈی پشاور نے شائع کیا ہے۔

مقدمہ میں وحی کا تعارف، اقسام اور فرقہ قادیانیہ پر تنقید

وحی کے لغوی اور اصطلاحی وضاحت کرتے ہوئے تحفظ ختم نبوت پر قرآن، احادیث اور اجماع امت کو دلائل میں پیش کئے ہیں۔ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ومن هذا ظهر بطلان قول المتنبي القادياني حيث قال ان الله تعالى اوحى الى النحل كما قال في آياته ووحى ريك الى النحل، فكيف الانكار من الوحى الى بل انا احق واجدر به وانا من اشرف المخلوقات وهو القائل في شان امة الرسول العربى رجل يوء من بى ويصدقنى الا اولاد البغايا وهو القائل²⁸

"اور اس دلیل سے جھوٹے نبی قادیانی کی بات کا باطل ہونا ثابت ہوا۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے شہد کی مکھی کو وحی بھیجی تو مجھ کو وحی بھیجنے میں کیوں انکار ہے۔ بلکہ میں اس وحی کا زیادہ حق دار اور لائق ہوں اس لئے کہ میں اشرف المخلوقات سے ہوں۔"

اسماء القرآن الحکیم

آپ لکھتے ہیں:

ان اسماء القرآن خمسة وخمسون²⁹ "قرآن پاک کے پچپن نام ہیں۔" ان صفاتی ناموں کو آپ نے قرآنی آیات سے ثابت کر کے ذکر کر رکھا ہے۔ جیسے إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ³⁰ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ³¹ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا³² یعنی قرآن کریم، الفرقان اور حبل اللہ اور اسی طرح دیگر تمام اسماء قرآن کو قرآن ہی سے بطور استدلال ذکر کئے ہیں۔

جامعیت قرآن

آپ لکھتے ہیں:

"یہ ایک ایسی کتاب ہے جو اعتقادات، اخلاقیات، معاشیات، اقتصادیات، سیاسیات اور بین الاقوامی مسائل کا جامع ہیں۔ اور یہ عظیم کتاب ایک سو چار آسمانی کتب و صحائف کا خلاصہ ہے³³۔"

تفسیر، تاویل اور تحریف کے درمیان فرق

آپ نے تفسیر اور تاویل کی توضیح کرتے ہوئے اسے جائز اور تحریف قرآن کو حرام اور ناجائز کہا ہے۔ آپ نے تحریف قرآن کا بنیادی سبب صرف عربی لغت پر اعتماد اور سلف صالحین کے راہ سے بے خبری کو قرار دیا ہے³⁴۔

بیان السلاسل السبعة المشورة في القرآن

مصنف نے مضامین قرآن کو ضبط کرنے اور ربط کے لئے اور ان کی فہم کو ذہن کے قریب کرنے کے لئے سلاسل سبعة کو ذکر کیا ہے۔ یعنی ان سات چیزوں کے سمجھنے سے پوری سورت کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ آپ کے نزدیک سلاسل سبعة سے مراد اصول تفسیر کے سات اہم عنوانات ہیں۔ پہلا سلسلہ دعویٰ سورت، دوسرا سلسلہ دلائل جیسے عقلی نقلی اور آفاقیہ، تیسرا سلسلہ شکایات جیسے لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ³⁵ چوتھا سلسلہ تحویفات، پانچواں سلسلہ تنبیہات، چھٹا سلسلہ تسلیات اور ساتواں سلسلہ شبہات کا ازالہ آپ کے نزدیک ان سات امور کا سمجھنا قرآن فہمی کے اسباب میں سے ہیں

مبہمات القرآن کی توضیح

مولانا موصوف نے مبہمات القرآن کی وضاحت کرتے ہوئے اس سے آگاہی کو ضروری کہا ہے۔ آپ لکھتے ہیں: قرآن مجید میں ایک لفظ جب مبہم ذکر ہو تو دوسری جگہ اس کی صراحت ضرور ہوگی۔ خود قرآن ہی میں اس کی تفصیل ہوگی یا صحیح احادیث میں اس کی وضاحت ہوگی۔ اور بعض اوقات عربی لغت میں بھی نص کی اس مبہم کی تائید موجود ہوگی³⁶۔

خلاصہ مضامین قرآن

آپ لکھتے ہیں:

"قرآن مجید کے اہم عنوانات چار ہیں۔ علم الاصول، علم العبادات، علم السلوک اور علم القصص³⁷۔"

قرآن مجید کا خلاصہ

مصنفؒ نے خلاصہ قرآن مجید کے متعلق لکھا ہے کہ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ نے قرآن مجید کا خلاصہ اللہ سے مضبوط تعلق اور غیر اللہ سے علیحدگی کو قرار دیا ہے۔ اسی طرح مصنفؒ نے قرآنی مضامین میں تدبر کرتے ہوئے اصلاح العلم، اصلاح العمل اور ترغیب و ترہیب کو خلاصہ مضامین قرآن قرار دیا ہے³⁸۔

اس کتاب میں کئی محاسن اور علمی فوائد کے باوجود چند تسامحات اور تشنگی بھی ہے۔ جیسے قرآنی آیات کی تخریج نہیں کی گئی ہے۔ احادیث ذکر کرتے ہوئے حوالہ موجود نہیں ہے۔ احادیث پر علماء محدثین کی تحقیق ذکر نہیں ہے۔ اس لئے قاری کو پتہ نہیں چلتا کہ حدیث کس درجے کا ہے۔ فقہاء اور محدثین کی اقوال کو تائید میں پیش کرتے ہوئے بغیر حوالہ ذکر کی ہے۔ جیسے صفحہ نمبر 212 پر امام شافعیؒ کا قول بغیر حوالہ موجود ہے۔ اس کتاب میں باطل فرق وادیان پر مجمل تنقید ذکر ہیں۔ ان فرقوں کا تعارف بھی ضروری ہے۔ تاکہ اس فن میں مہارت تامہ حاصل ہو۔ جیسے فرقہ باطنیہ، قرامطہ، خوارج، روافض، قدریہ، معتزلہ، جبریہ، مرزائیہ، طبعیہ، دھریہ، کلامیہ، اور منکرین حدیث کا ذکر موجود ہیں³⁹۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کتاب پر تحقیق ہونا چاہیے تاکہ اس کے محاسن کو اپنایا جائے اور اس میں جو علمی اور تحقیقی تشنگی ہے وہ دور ہو جائے۔

6. تنشیط الاذہان فی اصول التفسیر القرآن از مولانا عبد السلام رستیؒ

مصنف کا تعارف

آپ مولانا سید عبد السلام رستی السلفی بن مولانا سید عبد الرؤف ہیں۔ 1354ھ/1936ء میں خیر پختونخوا، رستم ضلع مردان میں پیدا ہوئے۔ جید عالم دین، مفسر قرآن، شیخ الحدیث، ماہر فن اسماء الرجال اور کامیاب مصنف و خطیب تھے۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا عبد الہادی شاہ منصوریؒ، مولانا غلام اللہ خان راولپنڈی، مولانا محمد طاہر پنج پیریؒ، مولانا عبد الرحمن بہبودیؒ اور مولانا عبد الشکور بہبودیؒ شامل ہے۔ آپ کے تصانیف میں تفسیر احسن الکلام (9 جلد پشتو) تفسیر القرآن الکریم (1 جلد پشتو) الموسوعۃ القرآنیہ (4 جلد عربی)، مسئلہ ختم نبوت قرآن و سنت کی روشنی میں، انکار حدیث سے انکار قرآن تک، بدرۃ الصلوٰۃ فی مستخرجات احادیث مشکوٰۃ اور تحفۃ السکین (3 جلد پشتو) شامل ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں شیخ

امین اللہ پشاوری، ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف، مولانا نصیر الحق اور شیخ سید امیر حسین باچا مشہور ہیں۔ 2014 میں وفات پائی⁴⁰۔

کتاب کا جائزہ

تنشيط الاذهان فی اصول تفسیر القرآن چار سواسی (480) صفحات پر مشتمل ہیں۔ پیش نظر نسخہ الجامعة العربیہ اشاعت التوحید والسنة علی منہاج السلف الصالحین بدہ پیر پشاور نے 1425ھ/2004ء کو شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے کئی ایڈیشن اس سے قبل شائع ہو چکے ہیں۔

آداب القرآن کا تذکرہ

مصنفؒ قرآن مجید کے داخلی اور خارجی آداب کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: خارجی آداب میں طہارت اور وضو جبکہ داخلی آداب میں پاک اور اونچی جگہ پر مصحف رکھنا، قبلہ کی طرف منہ ہونا، اس پر کوئی دوسرا کتاب نہ رکھنا اور داہنے ہاتھ میں لینا شامل ہیں⁴¹۔

قرآن فہمی کے لئے اہم امور کا بیان

مصنفؒ نے قرآن فہمی کے لئے اپنی اساتذہ مولانا غلام اللہ خان راولپنڈی، مولانا عبدالبہادی شاہ منصور کی اور مولانا محمد طاہر بیچ پیری کا منہج اپنایا ہے۔ آپؒ لکھتے ہیں: قرآن فہمی کے لئے چند امور کا جاننا لازمی ہیں۔ جیسے کہ دعویٰ سورۃ، خلاصہ سورۃ، ربط و مناسبت، سورۃ کے اہم مضامین اور امتیازات⁴²۔

قرآن مجید کے دیگر ثابت اسماء کا تذکرہ

مصنفؒ نے قرآن مجید ہی سے مختلف آیات کی رو سے اس عظیم کتاب کے پچھتر (75) اسماء ذکر کئے ہیں۔ جیسے الکتاب، والقرآن، والنور، والہدیٰ، وشفاء، ومہمین، واحسن الحدیث، والنجم، وبرہان الکلام، ذکر، مبارک، العروۃ الوثقی، بشریٰ، آیات بینات، المیزان وغیرہ۔

معرفت کی ومدنی

آپؒ لکھتے ہیں:

"قرآن مجید کا وہ حصہ جو ہجرت سے پہلے نازل ہوئی ہے اسے مکی اور وہ حصہ جو ہجرت مدینہ کے بعد نازل ہوئی ہے مدنی کہلاتا ہے۔ آپؒ نے دیگر اقوال ذکر کرنے کے بعد اس قول کو رائج قرار دیا ہے۔ آپؒ کے نزدیک مکی آیتوں کی تعداد 87 اور مدنی آیتوں کی تعداد 27 ہے⁴³۔"

ترتیب نزولی اور ترتیب تلاوتی کا بیان

مصنفؒ نے قرآن مجید کی ہر سورۃ کے متعلق ترتیب نزولی کا رقم متعین کیا ہے۔ جیسے سورہ التوبہ کے متعلق لکھتے ہیں:

"یہ سورۃ نزول میں 113 نمبر ہے۔ سورۃ مدثر کے بارے میں لکھتے ہیں: ترتیب نزولی میں اس کا نمبر چہارم ہے۔ سورہ البلد کے بارے میں لکھتے ہیں: نزول کے اعتبار سے یہ بیستس ویں (35) نمبر پر ہے۔ اسی طرح آپؐ نے ترتیب مصحفی کے متعلق بھی وضاحت کیا ہے۔ جیسے کہ سورۃ الکہف کے بارے میں لکھتے ہیں: یہ سورۃ مصحفی اعتبار سے اٹھارویں (18) نمبر پر ہے۔ اور سورۃ معارج کے متعلق لکھتے ہیں یہ سورۃ مصحفی اعتبار سے ستر (70) نمبر پر ہے۔"

سبب نزول کی معرفت

اسباب نزول پر بحث کرتے ہوئے آیات اور سورتوں کے سبب نزول کی معرفت کو فہم قرآن کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں:

سبب النزول طریق قوی فی فہم معانی القرآن، وان الايات والصور التي فيها تخصيص اسم شخص او قبيلة كسورة الفيل وقريش وتبت ومثلها لاتفہم الا بذكر تفصيل واقعة النزول⁴⁴

"سبب نزول کی معرفت قرآن فہمی کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ بعض آیات اور سورتوں میں کسی معین شخص یا قبیلہ کے متعلق مباحث ہوتی ہے جیسے سورۃ الفیل، سورۃ القریش اور سورۃ اللہب اور ان جیسے دیگر، ان کو سبب نزول کے بغیر سمجھنا ممکن ہی نہیں۔"

دعویٰ سورۃ ذکر کرنا

سورۃ کے بنیادی اور اہم عنوان کو آپؐ نے دعویٰ کے نام سے ذکر کیا ہے۔ جیسے سورۃ الانشراح کے متعلق لکھتے ہیں: اس سورۃ میں نبی کریم ﷺ اور دیگر مومنین کو تسلی ہے۔ اسی طرح سب سے آخری سورۃ سورۃ الناس کے متعلق لکھتے ہیں:

"التعوذ من شر الشیطن اس سورۃ میں شیطان سے پناہی طلب کرنے کا ذکر ہے اور یہ اس سورۃ کا دعویٰ ہے۔"

سورتوں کے فضائل کا تذکرہ

مصنفؒ نے بعض سورتوں کے فضائل احادیث نبوی اور آثار صحابہ کی روشنی میں ذکر کئے ہیں۔ جیسے کہ سورۃ البقرہ کی فضیلت کے متعلق احادیث، سورۃ الکہف کے فضیلت پر احادیث اور سورۃ الملک کی فضیلت پر احادیث۔

سورۃ کا خلاصہ پیش کرنا

آپؐ نے قرآن مجید کے ہر سورۃ کا خلاصہ پیش کر کے سورتوں کے فہم میں اہم قرار دیا ہے۔ جیسے سورۃ الفلق کے متعلق لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا تاکہ توحید کا خزانہ محفوظ ہو سکے۔ مضمرات جسمانی سے بچ کر اللہ کے پناہ میں آنے کی تلقین۔ اور سورۃ الناس کے متعلق لکھتے ہیں: مضمرات روحانی سے بچ کر اللہ کی پناہ میں آنے کی تلقین۔"

سورۃ کے مقاصد کا تذکرہ

آپؐ نے بعض سورتوں کے مقاصد بھی بیان کئے ہیں۔ جیسے سورۃ الغابن کے متعلق لکھتے ہیں:

"اس سورۃ کے تین مقاصد ہیں۔ ترغیب الی الجہاد، ترغیب الی الطاعۃ اور ترغیب الی الانفاق۔"

ایک آیت کا دوسری آیت سے ربط

بعض آیات متصل ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں، اور اس کے سیاق و سباق سے دونوں کا ربط واضح ہوتا ہے۔ اور ان میں نظم ظاہری موجود ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض آیات کے درمیان ظاہری ربط موجود نہیں ہوتی بلکہ ربط غامض یعنی پوشیدہ مناسبت موجود ہوتا ہے۔ اور یہ اعجاز قرآن پر دال ہے⁴⁵۔

سورتوں کے درمیان ربط

مصنفؒ نے مناسبات پر تفصیلی کام اپنی دو تفاسیر جو کہ پشتون زبان میں نو جلدوں میں تفسیر احسن الکلام اور ایک جلد میں تفسیر القرآن الکریم کے نام سے مشہور ہے میں کیا ہیں۔ اسی طرح اپنی دیگر کتب جیسے الدرر المنظومات فی ربط السور والایات اور توجیہ الناظرین فی مقاصد الکتاب المبین (عربی) میں بھی ذکر کی ہے۔ تاہم عربی زبان میں اصول تفسیر القرآن کے موضوع پر لکھی گئی اس کتاب میں اس موضوع کے تمام اہم پہلوں جیسے نظم و مناسبت کی ابتداء اور مناسبات ذکر کرنے کی اہمیت پر مباحث ذکر ہیں⁴⁶۔

ناسخ و منسوخ سے آگاہی

مصنفؒ نے شریعت محمدی ﷺ میں نسخ کے جواز پر بحث کرتے ہوئے علم ناسخ و منسوخ کی معرفت کو ضروری قرار دیا ہے۔ آپؐ کے نزدیک اس علم سے بے خبری قرآن فہمی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ نسخ کے لغوی اور اصطلاحی توضیح، علم نسخ کی اہمیت و ضرورت، نسخ کی شرائط، نسخ کے مختلف انواع اور نسخ، انشاء اور بداء کے درمیان فرق کو بھی خوب واضح کیا ہے⁴⁷۔

عقائد کی درستی اور قرآن فہمی

مصنفؒ نے اپنی اس کتاب میں عقائد کی تصحیح پر زور دیا ہے۔ آپؐ نے توحید کی لغوی اور اصطلاحی تشریح کرتے ہوئے توحید کی تین بنیادی اقسام ذکر کئے ہیں۔ توحید الالوہیت، توحید ربوبیت اور توحید الاسماء والصفات۔ اس کے ساتھ ساتھ

آپؒ نے شرک کی لغوی اور اصطلاحی توضیح کرتے ہوئے اس کی مختلف اقسام اور ان کی مثالیں بھی بیان کئے ہیں۔ جیسے شرک فی الاولوبیت، شرک فی الربوبیۃ، شرک فی العلم، شرک فی الحکم، شرک فی التحلیل والتحریم اور شرک فی الاسماء والصفات۔ آپؒ نے قرآن فہمی کے لئے عقیدہ کی درستی ضروری قرار دیتے ہوئے توحید اور شرک پر جامع مباحث ذکر کئے ہیں⁴⁸۔

یہ کتاب مجموعی لحاظ سے بہتر ہے، تاہم آپؒ نے اصول تفسیر کے مباحث کو مشکل انداز میں پیش کیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کتاب کی تلخیص کر کے مختصر اور عام فہم انداز میں شائع کیا جائے، تاکہ اس کتاب سے زیادہ لوگ مستفید رہے۔

7. تاج السنیر فی اصول القرآن والتفسیر، مخطوطہ از مولانا تاجرخانؒ

مصنف کا تعارف

آپ کا نام مولانا تاجرخان بن محمد علی جان ہیں۔ 1376ھ/1956ء کو ضلع ویر، کوہستان، تحصیل کلکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے اساتذہ میں مولانا محمد طاہر پنج پیریؒ، مولانا محمد یار بادشاہ باجوڑیؒ، مولانا گل شہزادہ المعروف سرکئی بابا جی، مولانا محمد صدیق المعروف چونگی شیخ الحدیث، مولانا فضل حق سواتیؒ، مولانا عبدالغفور سواتیؒ، مولانا ولی اللہ کابگرا می، مولانا عبدالنواب سواتی اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اکوڑویؒ شامل ہیں۔ آپؒ ایک کامیاب مدرس اور مصنف تھے۔ آپؒ نے ایک سو اٹھاسٹھ (168) کتب تصنیف کیں جو سب کے سب قلمی ہیں۔ آپ کے بیٹے محترم مولانا محمد معاویہ کے ذریعے یہ معلومات مہیا ہوئے۔ آپؒ نے 1440ھ/2019ء کو وفات پائی⁴⁹۔

مصنفؒ نے اس کتاب میں اصول تفسیر القرآن کے اہم مباحث ذکر کئے ہیں۔ اور یہ کتاب اصول تفسیر کے اہم نکات و قواعد کا ایک قلمی مجموعہ ہے۔ آپؒ نے اپنی ہاتھ سے 1409ھ/1988ء میں لکھا ہے۔ ایک سو بیاسی صفحات پر مشتمل ہے۔ آپؒ کے بیٹے مولانا مفتی محمد معاویہ کے کہنے کے مطابق یہ کتاب آپ جلد ہی طبع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس کتاب کی تصحیح و نظر ثانی مصنف کے بیٹے مفتی محمد معاویہ نے سرانجام دیا ہے۔

کتاب کا جائزہ

حفاظت قرآن کا تذکرہ

مصنفؒ نے تعارف قرآن کو پیش کرتے ہوئے اس کے لغوی اور اصطلاحی توضیح کی۔ اسماء القرآن کی تعداد اور ہر ایک نام کا وجہ تسمیہ بھی ذکر کیا ہے۔ جمع و تدوین پر احادیث نبوی و آثار صحابہ کو پیش کیا ہے۔ آپؒ نے عہد رسالت میں قرآن کے مکتوبہ نسخوں کے متعلق کہا ہے کہ حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ بنت خطابؓ اور بہنوئی حضرت سعیدؓ حضرت عمرؓ سے

پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور جب حضرت عمرؓ کے مسلمان ہونے کی خبر سن کر غصہ میں بھرے ہوئے گھر میں داخل ہوئے تو ان کے سامنے ایک صحیفہ رکھا ہوا تھا جس میں سورہ طہ کی آیات تھی اور حضرت خبابؓ انہیں پڑھا رہے تھے۔ اسی طرح حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کو لے کر دشمن کی زمین میں سفر کرنے سے منع فرمایا۔ ان روایات سے مصنفؒ نے کتابت قرآن اور حفاظت قرآن پر استدلال کیا ہے کہ مکمل تدوین قرآن سے قبل عہد نبوی ﷺ میں بھی جزوی کتابت موجود تھی⁵⁰۔

موافق فہم القرآن

مصنفؒ نے چند امور ذکر کرتے ہوئے قرآن فہمی کی راہ ان کو رکاوٹ قرار دیا ہے۔ پہلی نمبر پر آپؐ نے بدعت کو قرآن فہمی کے لئے مانع کہا ہے۔ دوسری چیز گناہوں پر مداومت۔ تیسری چیز تکبر، چوتھی چیز خواہشات کی پیروی، پانچویں چیز دنیا سے محبت، چھٹی چیز تحقیق سے دوری، ساتویں چیز ایمان کا ضعف، آٹھویں چیز صرف ایک مفسر کی تمام باتوں کو ماننا اور دیگر مفسرین سے فائدہ نہ لینا اور سب سے آخری بات یہ کہ خود پسند ہوتے ہوئے سلف صالحین کی راہ کو چھوڑنا⁵¹۔

تفسیر کے اصول اور طریقے

اس عنوان کے تحت آپؐ نے علم تفسیر کی شرافت، مقصد اور درجات کی وضاحت کی ہے۔ آپؐ لکھتے ہیں: تفسیر کے مراتب اور درجات اہل سنت کے نزدیک حسب ذیل ہے۔

تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالاحادیث النبویہ، تفسیر القرآن باقوال الصحابہ، تفسیر القرآن باقوال التابعین، تفسیر القرآن بالغة العربیۃ اور تفسیر القرآن فی التدرج والاسنباط۔ ان تمام طرق تفسیر کے متعلق آپؐ نے وضاحت کر کے مثالیں بھی ذکر کئے ہیں⁵²۔

اسباب النزول کی معرفت

آپؐ لکھتے ہیں:

"قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کے سبب نزول کا علم بہت ضروری ہے۔ اس لئے کہ کئی آیات ایسی ہیں جو سبب نزول کے بغیر حل نہیں ہوتے۔ پس قرآن فہمی کے لئے اسباب النزول کی معرفت ضروری ہے۔ آپؐ نے اسباب نزول کی دو اقسام ذکر کی ہیں۔ اسباب نزول کلیہ اور اسباب نزول جزئیہ۔ آپؐ کے نزدیک کتاب اللہ کے نزول سے اصل مقصد نفوس بشریہ کی تہذیب عقائد باطلہ کا مٹ جانا اور اعمال فاسدہ کا خاتمہ ہے۔ اور بعض کے اندر عقائد باطلہ کا موجود ہونا آیات خاصہ کے نزول کا سبب ہے

اور اعمال فاسدہ کا موجود ہونا لوگوں کے درمیان مظالم کا موجود ہونا آیات احکام کے نزول کا سبب ہے۔ اسی طرح موت کے بعد کے واقعات کے علاوہ چیزوں کے ساتھ لوگوں کا متنبہ نہ ہونا آیات تذکیر کے نزول کا سبب ہے۔"

ناسخ و منسوخ سے آگاہی

مصنفؒ نے نسخ اور منسوخ کے لغوی اور اصطلاحی توضیح کرتے ہوئے نسخ کا آخر میں ہونا اور منسوخ کا اول ہونا اتفاقی قرار دیا ہے۔ اسی طرح منسوخ کی اقسام ذکر کرتے ہوئے ان کی پانچ قسمیں بیان کی ہے۔ پہلی قسم جس کا حکم منسوخ اور تلاوت باقی ہو۔ دوسری قسم، منسوخ الحکم والتلاوة۔ جیسے استقبال بیت المقدس منسوخ ہے۔ تیسری قسم وہ منسوخ جس کا حکم منسوخ لیکن تلاوت باقی ہو۔ چوتھی قسم وہ منسوخ جس کی تلاوت اور حکم دونوں ہی منسوخ ہو۔ منسوخ کی پانچویں قسم وہ ہے جس کی تلاوت منسوخ مگر حکم باقی ہو⁵³۔

کنایہ اور تعریض کی معرفت

آپؐ نے کنایہ اور تعریض سے آگاہی بھی قرآن مجید کے سمجھنے کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں:

"کنایہ اس کلام کو کہتے ہیں جس میں کسی حکم کو متواتر ثابت کیا جائے مگر خاص اس حکم کا اثبات مقصود نہ ہو بلکہ یہ منظور ہو کہ اس سے مخاطب کا ذہن ایسی شے کی طرف منتقل ہو جائے جو اس حکم کو عادتاً یا عقلاً لازم ہو۔ جیسے عظیم المراد سے مراد مہمان داری کی کثرت مراد لینا۔ اور تعریض سے مراد یہ ہے کہ حکم تو عام ہو لیکن مقصود کسی خاص شخص کا حال بیان کرنا یا کسی خاص شخص کے حال پر تنبیہ کرنا ہو اور اس کی بعض خصوصیات کلام میں لائی جائے۔ اور ساتھ ہی مخاطب کو اس شخص سے واقف نہ کیا جائے"⁵⁴۔

ربط و مناسبت

آپؐ کے نزدیک قرآن فہمی کے لئے مناسبات اور نظم پر عبور حاصل کرنا ضروری ہے، اس کے لے آپؐ نے سورتوں اور آیات کے سیاق و سباق میں تدبر کو لازمی قرار دیا ہے۔ ہر آیت کا دوسری آیت سے اور ایک سورۃ کا دوسری سورۃ سے مناسبت کبھی ظاہری اور کبھی باطنی طور پر موجود ہوتا ہے۔ آپؐ کے نزدیک نظم و مناسبت قرآن مجید کا ایک اہم اور اعجازی پہلو ہے⁵⁵۔

8. اصول تفسیر القرآن از مولانا محمد امین اللہ البشاوری

مصنف کا تعارف

آپ کا نام محمد امین اللہ بن محمد اگل، کنیت ابو محمد، پیدائش 1383ھ/1962ء کنڑ افغانستان میں ہوئی، لیکن

چھوٹی عمر میں والدین کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان آئے صوبہ خیبر پختونخوا کے پشاور شہر میں مستقل رہائش پذیر رہے، اس لئے ابو محمد پشاور کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کے اساتذہ میں محمد طاہر پنج پیری، شیخ عبدالسلام رستی، شیخ عبدالباقی، مولانا سراج الدین، ڈاکٹر شمس الدین السلفی، مولانا عبدالرحیم چترائی، اور تلامذہ میں مولانا جلال الدین، مفتی لائق احمد غزنوی، مولانا ریاض اللہ دیروی، اور شیخ عبدالحمید دیر، کامٹوی مشہور ہیں۔ آپ کئی کتب کے مصنف ہیں جیسے کہ پشتو تفسیر حکمہ القرآن (13 جلد) تفسیر فہم القرآن (پشتو ایک جلد)، فتاویٰ الدین الخالص (عربی 13 جلد) امین الفتاویٰ (پشتو)، الحق الصریح ترجمہ و شرح مشکوٰۃ المصابیح (پشتو 10 جلد) سیرۃ الرسول ﷺ (پشتو 4 جلد) تصحیح العقائد علی شرح العقائد (عربی) الفوائد فی تذکیر النفوس (عربی) الایات البینات فی عقیدۃ الاسماء والصفات (عربی) حقیقۃ التقليد و اقسام المقلدین (اردو) و تقلید حقیقت (پشتو) دج او عمرے مسنون طریقہ (پشتو) موضوعی احادیث (پشتو) اور مسئلۃ الشغار (پشتو)۔ مصنف حال ہی میں جامعہ تعلیم القرآن والسنت گنج گیٹ پشاور میں شیخ التفسیر والحديث کے عہدے پر فائز ہے درس و تدریس، دعوت و تبلیغ اور تصنیف و تالیف میں مصروف ہیں⁵⁶۔

یہ کتاب اصول تفسیر القرآن کا ایک جامع ذخیرہ ہے۔ عربی زبان میں ہے اور ساتھ ساتھ پشتو عبارات بھی ہے۔ تین سو ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ مکتبہ محمدیہ پشاور نے 1431ھ/2010ء میں پہلی بار شائع کیا ہے۔

کتاب کا جائزہ

یہ کتاب ایک مقدمہ اور دو ابواب پر مشتمل ہے۔ مصنف نے مقدمہ کے بحث اول میں فضائل قرآن مجید کے متعلق صحیح احادیث ذکر کئے ہیں۔ بحث دوم میں صفات حامل قرآن اور بحث سوم میں آداب القرآن، بحث چہارم میں اسباب الانقاع بالقرآن اور بحث پنجم میں موانع فہم القرآن ذکر ہے۔

تفسیر و اصول تفسیر کی اہمیت پر بحث

مصنف لکھتے ہیں:

"تفسیر اور اس کے اصول کا علم جاننا ضروری ہے اس لئے کہ قرآن مجید کے اکثر آیات کا فہم تفسیر و اصول تفسیر کے بغیر ممکن نہیں۔ اور دوسری بات یہ کہ تفسیر کا موضوع کلام اللہ ہے جو تمام حکمتوں کا سرچشمہ ہیں۔ اسی طرح آپ نے تفسیر القرآن کے مراتب کو ذکر کرتے ہوئے قرآن کی تفسیر قرآن کی روشنی میں، قرآن کی تفسیر سنت و احادیث کی رو سے، تفسیر القرآن اقوال صحابہ و آثار صحابہ کی رو سے، قرآن کی تفسیر تابعین کے اقوال کی روشنی میں اور سب سے آخر میں مفسر کے لئے تفسیر تدبر و استنباط کی رو سے جائز اور اس ترتیب کو سب سے بہتر قرار دیا ہے⁵⁷۔"

اسباب نزول کی معرفت

آپؐ نے شان نزول سے آگاہی کو ضروری قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں:

معرفة سبب النزول يعين على فهم الآية فان العلم بالسبب يورث العلم بالمسبب⁵⁸

آپؐ نے اسباب نزول کے متعلق حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا مکالمہ بھی ذکر کیا ہے:

"کہ ایک دن حضرت عمرؓ فکر مند بیٹھے تھے کہ یہ امت کیوں اختلاف کرے گا حالانکہ سب کا رب ایک، قرآن ایک، نبی ایک، قبلہ ایک، حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے آپؐ کو جواب دیا کہ ہم ایسے دور میں ہیں کہ قرآنی آیات کے نزول کے اسباب کو جانتے ہیں۔ آخر دور میں لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے اور وہ اسباب نزول سے واقف نہیں ہوں گے وہ اپنی رائے کو ترجیح دیں گے۔ تو اس سے اختلاف پیدا ہوگا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا: ابھی میں سمجھ گیا کہ اسباب نزول کی معرفت ضروری ہے۔"

ترتیب السور والایات کا تذکرہ

مصنفؒ نے قرآن مجید کی موجودہ ترتیب کو توقیفی قرار دیتے ہوئے مختلف مفسرین، محدثین اور دیگر علماء امت کی اقوال بھی پیش کئے ہیں۔ تاہم آپؐ کے نزدیک آیات کی ترتیب توقیفی اور سورتوں کی ترتیب اجتہادی ہے۔

ربط و مناسبت ذکر کرنے کی اہمیت پر بحث

آپؐ نے ربط و مناسبت کے فوائد بیان کرتے ہوئے مستشرقین پر سخت تنقید کیا ہے۔ لکھتے ہیں: مستشرقین نے قرآن پاک پر عمومی انداز میں اعتراضات کئے ہیں جبکہ خصوصی انداز میں انہوں نے ربط و مناسبت پر تنقیدات پیش کئے ہیں۔ تاہم یہ کتاب اللہ کا اعجاز ہے کہ اس کا ہر ایت دوسری ایت سے اور ہر سورۃ دوسری سورت کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں۔

خلاصہ بحث

قرآن مجید انسانوں کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، وقت نزول ہی سے اس کتاب کی تشریح و توضیح علماء امت نے اپنے ادوار میں انجام دیتے رہے ہیں۔ قرآن حکیم کو سمجھنے کے لئے علوم القرآن کے موضوع پر باقاعدہ کتب تصنیف کیں۔ اصول تفسیر القرآن جو علوم القرآن کا ایک اہم حصہ ہے، اس پر بھی علماء امت نے قلم اٹھائی۔ دیگر اقوام کی طرح پشتون قوم نے علمی و تصنیفی میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دی ہیں۔ عربی زبان میں اصول تفسیر القرآن پر بطور نمونہ منتخب آٹھ کتب اور ان کے مصنفین پر بحث کی گئی، جس سے معلوم ہوا کہ پشتون علماء بھی قرآنی خدمات میں دوسری اقوام سے پیچھے نہیں ہیں۔ انہوں نے قرآنیات کے شعبے میں بے شمار تصانیف لکھیں ہیں، اور خصوصاً اصول تفسیر القرآن کے موضوع پر کتب تصنیف کیں جو انسانوں کی رہنمائی کرتے ہوئے قرآن فہمی کے لئے مدد و معاون ہیں۔

حواشی و حوالہ جات

- 1 سورة النحل: 44
- 2 ابن منظور، الافریقی، لسان العرب (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1408ھ/1988ء) مادہ فسر
- 3 الزرکشی، بدرالدین، البرہان فی علوم القرآن (بیروت: دار المعرفہ (س-ن) 1: 13
- 4 الزرقاتی، محمد عبدالعلیم، مناہل العرفان (بیروت، دار الکتب العلمیہ، 1409ھ/1988ء) 2: 3
- 5 محمد طاہر، مولانا، العرفان من اصول التفسیر القرآن (صوابی: مکتبۃ الیمان، دار القرآن بیچ پیر، 1433ھ/2012ء) ص 12
- 6 محمد الیاس، مولانا، شیخ القرآن محمد طاہر بیچ پیری اور ان کی قرآنی تحریک، (پشاور: اشاعت اکیڈمی، 2005ء)، ص 55 ---
- 7 حافظ فیوض الرحمن، علماء کی کہانی خود ان کی زبانی، (ملتان: مکتبۃ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ، 1426/2005ء) ص 218
- 8 سورة النساء: 4: 174
- 9 سورة الانعام: 5: 153
- 10 العرفان: 14
- 11 توفیق کے معنی ہے واقف کرنا، آگاہ کرنا اور بتانا، اصطلاح میں اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کے موجودہ ترتیب کو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو آگاہ فرمایا تھا۔ اسی طرح حضرت جبرائیل نے بھی رسول اللہ کو مقامات کی تعیین کر کے وہاں وہ آیات اور سورتیں رکھ دی۔ (اصول تفسیر: 88)
- 12 العرفان: 127
- 13 نفس مصدر: 28
- 14 العرفان: 130
- 15 نفس مصدر 132
- 16 العرفان: 140
- 17 نفس مصدر 184
- 18 العرفان: 185
- 19 نفس مصدر 192
- 20 علماء کی کہانی خود ان کی زبانی: 121 --- ارشد عبدالرشید، دارالعلوم دیوبند نمبر، شمارہ 2 - 3، صفر، ربیع الاول، 1396ھ/مارچ 1976ء، 4: 432

- 21 علماء کی کہانی خود ان کی زبانی: 177 --- محمد قاسم، تذکرہ علماء خیر پختونخوا (صوابی: دار القرآن والسنة، سلطان آباد، ادینہ، 1436ھ/2015ء) ص 493
- 22 المدنی، مولانا محمد حسن جان، اصول القرآن ومبادیہ (پشاور: مکتبہ مدنیہ، جامعہ احسن المدارس، 1999ء) ص 06
- 23 نفس مصدر: 14
- 24 اصول القرآن ومبادیہ: 25
- 25 نفس مصدر: 33
- 26 اصول القرآن، ص 124
- 27 فضل الرحمن، افضل البیان فی اصول القرآن (پشاور: مکتبہ جامعہ علوم القرآن والسنة نمک منڈی، 2017ء) ص 2 - 7
- 28 نفس مصدر: 15
- 29 افضل البیان: 40
- 30 سورة الواقعة 56: 77
- 31 سورة الفرقان 25: 1
- 32 سورة آل عمران 3: 103
- 33 افضل البیان: 48
- 34 نفس مصدر 86
- 35 افضل البیان: 128
- 36 نفس مصدر 89
- 37 افضل البیان: 152
- 38 نفس مصدر 25: 6
- 39 افضل البیان: 79
- 40 محمد اسحاق بھٹی، بر صغیر کے اہل حدیث خدام قرآن (لاہور: مکتبہ دار النوادر، 1426ھ/2005ء) ص 317
- 41 رستی، عبدالسلام، تنشيط الاذهان فی اصول تفسیر القرآن (پشاور: مکتبہ الجامعۃ العربیہ، بڈھ بیر، 1425ھ/2005ء) ص 10
- 42 نفس مصدر 18
- 43 تنشيط الاذهان فی اصول تفسیر القرآن: 34
- 44 نفس مصدر 429
- 45 تنشيط الاذهان: 449

- 46 نفس مصدر 452
- 47 تنشيط الاذهان: 438
- 48 نفس مصدر 455
- 49 انزویو، مولانا محمد معاویہ بن شیخ تاجبر خان، ساکن دیر کوہستان، بمقام الجامعۃ الاسلامیہ للعلوم القرآن والسنة النبویہ، رسالہ پور، نوشہرہ، خیر پختونخوا، اپریل 2019 بوقت 4 بجے عصر
- 50 مولانا تاجبر خان، تاج المنیر فی اصول القرآن والتفسیر، مختصر سوانح حیات، جبل العلم من الجبال شیخ تاجبر خان (نوشہرہ: جامعہ اسلامیہ، 1441ھ/2000ء) ص 15
- 51 تاج المنیر: 34
- 52 نفس مصدر 25
- 53 تاج المنیر: 58
- 54 نفس مصدر 79
- 55 تاج المنیر: 133
- 56 ابو عبد اللہ جلال الدین، رحمۃ الباری علیٰ فقیہ العصر ومجتہد الدہر امین اللہ البشاوری (پشاور: مکتبہ محمدیہ، 1436ھ/2015ء) ص 8 --- مولانا محمد شعیب، مختصر احوال زندگی شیخ امین اللہ پشاوری اور تعارف (پشاور: جامعہ تعلیم القرآن والسنة، گیت، مکتبہ محمدیہ، 1419ھ/1998ء) ص 10
- 57 اصول تفسیر القرآن: 35
- 58 نفس مصدر 80